فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم : منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹ / ۲۴	۵ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۲ ہجرت ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۰۸

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۱ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ رات سے سر درد کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کلی عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین ٭

● ربوہ ۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد ۹ ہجرت کو ایک روزہ دورہ پر گجرات تشریف لے گئے ۔ مکرم بشیر احمد صاحب سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے وہاں نماز مغرب کے بعد بیت الذکر (مسجد احمدیہ) میں احبابِ جماعت سے خطاب فرمایا جس میں انہیں ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خاص طور پر اصلاح و ارشاد کا فریضہ پورے تعہد سے ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے وہاں مربی کے زیرِ تعمیر کوارٹر کا معائنہ بھی فرمایا۔ آپ ۱۰ ہجرت کو صبح نو بجے ربوہ واپس تشریف لے آئے ٭

سیرالیون میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اعزاز میں قائمقام گورنر جنرل کی طرف سے سرکاری ضیافت کا اہتمام

ضیافت میں اعلیٰ حکام وافسران، سربرآوردہ حضرات اور دیگر معززین کی شرکت

حضور ایدہ اللہ نے فری ٹاؤن کے احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ فرمایا

اسلامیات میں اوّل رہنے والے طالب علم کیلئے طلائی تمغہ اور بہترین طالب علم کیلئے سکالرشپ کا اجراء

جیسا کہ قبل ازیں شائع ہونیوالی اطلاعات میں بتایا جاچکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے ممالک میں سے علی الترتیب نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا اور گیمبیا کا نہایت کامیاب تبلیغی دَورہ فرمانے کے بعد ۵ مئی سے سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں قیام فرما ہیں۔ فری ٹاؤن کے فضائی مستقر پر حضور ایدہ اللہ کے پُرجوش و والہانہ استقبال، پریس کانفرنس سے حضور ایدہ اللہ کے خطاب، جماعتِ احمدیہ سیرالیون کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کے انعقاد اور حضور ایدہ اللہ کی دیگر اہم دینی اور جماعتی مصروفیات سے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ اطلاعات ہدیۂ قارئین کی جاچکی ہیں۔

اب مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فری ٹاؤن سے اپنے کیبل گرام مرسلہ ۸ مئی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ۷ مئی کو سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل ہزایکسی لینسی بانجا تیجانسی نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایوانِ حکومت (سٹیٹ ہاؤس) میں وسیع پیمانہ پر ضیافت کا اہتمام کیا جس میں حکومت کے سربرآوردہ حضرات، اعلیٰ حکام وافسران اور دیگر معززین نے بھی شرکت کی۔

اُسی روز حضور نے فری ٹاؤن کے احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ بھی فرمایا۔ سکول میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب، ممبرانِ اسٹاف اور جماعت کے بعض سرکردہ احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ سکول کا معائنہ فرمانے کے علاوہ حضور نے سکول کے ممبرانِ اسٹاف اور طلباء سے خطاب فرما کر انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ اِس موقع پر حضور نے طلباء کے لئے دو اہم تعلیمی اعزازات کا بھی اعلان فرمایا۔ حضور کے اِس اہم فیصلہ کے بموجب آئندہ سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کے چاروں سیکنڈری سکولوں میں بحیثیتِ مجموعی جو طالبعلم اسلامیات کے مضمون میں اوّل آئے گا اسے ایک طلائی تمغہ (گولڈ میڈل) دیا جایا کرے گا۔

اسی طرح ان چاروں سکولوں میں بحیثیتِ مجموعی جو طالب علم ہر لحاظ سے بہترین طالب علم قرار پائے گا اسے وظیفہ (سکالرشپ) ملا کرے گا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جماعتِ احمدیہ سیرالیون کے مختلف شہروں میں چار سیکنڈری سکول نہایت کامیابی سے چلا رہی ہے۔ ان میں سے ایک سکول جُورُو میں، دوسرا بواجے بو میں، تیسرا بو میں اور چوتھا فری ٹاؤن میں ہے۔ یہ چاروں سکول مسلمان نوجوانوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے اور انہیں زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں نہایت اہم خدمات بجالا رہے ہیں۔ اِن چار سیکنڈری سکولوں کے علاوہ جماعت ملک کے مختلف حصّوں میں اکیس (۲۱) پرائمری سکول بھی چلا رہی ہے جن میں وہاں کے تعلیمی نظام کے مطابق مڈل کے اسٹینڈرڈ تک تعلیم دی جاتی ہے۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی نیز حضور کے سفرِ مغربی افریقہ کی غیر معمولی کامیابی نیز حضور کی کامیاب و کامران بخیریت واپسی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں ٭

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کی صحتیابی کے لئے خاص دُعا کی تحریک

ربوہ ۱۱ ہجرت ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حالت پہلے جیسی ہی ہے۔ بلکہ کل کچھ زیادہ ہی خراب ہوگئی تھی۔ معائنہ اور علاج کے سلسلہ میں کل لاہور سے بعض ڈاکٹر راولپنڈی بلائے گئے تھے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی لاہور سے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافیٔ مطلق خدا اپنے خاص فضل و رحم کے نتیجہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے ۔ آمین ٭

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

ارتقائے اخلاق کیلئے اسلام علمی طریق اختیار کرتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں قرآن کریم کی تعلیمات سے انسانی اخلاق کے ارتقاء کو آیات اللہ پیش کر کے اِس امر کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ کس طرح اسلام انسان کو حیوانی سطح سے اُٹھا کر انسان اور انسان سے بااخلاق انسان اور بااخلاق سے باخدا انسان بناتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"مَیں ابھی ذکر کر چکا ہوں کہ انسانی حالتوں کے سرچشمے تین ہیں۔ یعنی نفسِ امّارہ۔ نفسِ لوّامہ۔ نفسِ مطمئنہ۔ اور طریق اصلاح کے بھی تین ہیں۔ اوّل یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں اور نہ کتوں کی طرح مُردار خوار ہوں اور نہ کوئی اور بے تمیزی ظاہر کریں۔ یہ طبعی حالتوں کی اصلاحوں میں سے ادنیٰ درجہ کی اصلاح ہے۔ یہ اس قسم کی اصلاح ہے کہ اگر مثلاً پورٹ بلیر کے جنگلی آدمیوں میں سے کسی آدمی کو انسانیت کے لوازم سکھانا ہو تو پہلے ادنیٰ ادنیٰ انسانیت اور طریقِ ادب کی اُن کو تعلیم دی جائے گی۔

دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے ان سب کو محل اور موقعہ پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔

تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں ایسے خشک زاہدوں کو شربتِ محبت اور وصل کا مزہ چکھایا جائے۔ یہ تین اصلاحیں ہیں جو قرآنِ شریف نے بیان فرمائی ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۶-۲۷)

اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ کے عربوں کی حالت بیان کر کے بتایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ان کی تربیت قرآن کریم کی رہنمائی میں کس طرح کی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں مبعوث ہوئے تھے جب کہ دُنیا ہر ایک پہلو سے خراب اور تباہ ہو چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔

یعنی جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اہلِ کتاب کہلاتے ہیں وہ بھی بگڑ گئے اور جو دوسرے لوگ ہیں جن کو الہام کا پانی نہیں ملا وہ بھی بگڑ گئے۔ پس قرآن شریف کا کام دراصل مُردوں کو زندہ کرنا تھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے :۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

یعنی یہ بات جان لو کہ اب اللہ تعالےٰ نئے سرے سے زمین کو بعد اس کے مرنے کے زندہ کرنے لگا ہے۔ اُس زمانہ میں عرب کا حال نہایت درجہ کی وحشیانہ حالت تک پہنچا ہوا تھا۔ اور کوئی نظام انسانیت کا ان میں باقی نہیں رہا تھا۔ اور تمام معاصی ان کی نظر میں فخر کی جگہ تھے۔ ایک ایک شخص صدہا بیویاں کر لیتا تھا۔ حرام کا کھانا ان کے نزدیک ایک شکار تھا۔ ماؤں کے ساتھ نکاح کرنا حلال سمجھتے تھے اسی واسطے اللہ تعالےٰ کو کہنا پڑا کہ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ

یعنی آج مائیں تمہاری تم پر حرام ہو گئیں۔ ایسا ہی وہ مُردار کھاتے تھے۔ آدم خور بھی تھے۔ دنیا کا کوئی بھی گناہ نہیں جو نہیں کرتے تھے۔ اکثر معاد کے مُنکر تھے۔ بہت سے اُن میں سے خدا کے وجود کے بھی قائل نہ تھے۔ لڑکیوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے تھے۔ یتیموں کو ہلاک کر کے ان کا مال کھاتے تھے۔ بظاہر تو انسان تھے مگر عقلیں مسلوب تھیں۔ نہ حیا تھی نہ شرم تھی نہ غیرت تھی۔ شراب کو پانی کی طرح پیتے تھے جس کا زناکاری میں اوّل نمبر ہوتا تھا وہی قوم کا رئیس کہلاتا تھا۔ بے علمی اس قدر تھی کہ اِردگرد کی تمام قوموں نے اُن کا نام اُمّی رکھ دیا تھا۔ ایسے وقت میں اور ایسی قوموں کی اصلاح کے لئے ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شہر مکّہ میں ظہور فرما ہوئے۔ پس وہ تین قسم کی اصلاحیں جن کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں ان کا درحقیقت یہی زمانہ تھا۔ پس اسی وجہ سے قرآن شریف دنیا کی تمام ہدایتوں کی نسبت اکمل اور اتم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی اور کتابوں کو ان تین قسم کی اصلاحوں کا موقعہ نہیں ملا اور قرآن شریف کو ملا۔ اور قرآن شریف کا یہ مقصد تھا کہ حیوانوں سے انسان بنا دے اور انسان سے بااخلاق انسان بنا دے اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بنا دے اسی واسطے ان تین امور پر قرآن شریف مشتمل ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۷-۲۸)

(باقی)

ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :۔

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔"

اسی طرح سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :۔

"ہمارے زمانہ کو خدا اور اس کے رسول نے آخری زمانہ قرار دیا ہے اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری (انتہائی) ہونی چاہئیں۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے دُنیا کی اصلاح کے لئے چُنا ہے ..... ہمیں دنیا سے ممتاز اور علیحدہ رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔"

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تحریکِ جدید کی تمام مالی تحریکات۔ اشاعتِ اسلام و تراجم قرآن کریم وغیرہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کریں۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے

قسط ۲

قرآن مجید کے فضائل و امتیازات

(از مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے، مربی سلسلہ احمدیہ)

(۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی چھٹی فضیلت اور امتیازی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ کتاب ظاہری اور معنوی لحاظ سے محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کا خود خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ خوبی صرف قرآن کریم کی ہے۔ اس کے مقابل جسقدر مقدس کتابیں پائی جاتی ہیں ان میں تحریف و تبدیلی ہو چکی ہے۔ ان میں انسانی ہاتھ نے بہت کچھ عمل دخل کیا ہے۔ چنانچہ بائیبل کے متعلق خود عیسائی محققین کو اعتراف ہے۔ بھلا اعتراف کیوں نہ ہو۔ یہ کتاب خود پکار پکار کر اپنی تحریف و تبدیلی کا اظہار کر رہی ہے۔ استثناء کی کتاب جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اس میں لکھا ہے :۔

"سو خداوند کا بندہ موسیٰ
خداوند کے حکم کے موافق موآب
کی سرزمین میں مر گیا اور اس
نے اسے موآب کی وادی میں
بیت فغور کے مقابل پر گاڑا۔
پر آج کے دن تک کوئی اس کی
قبر نہیں جانتا۔"

(استثناء ۳۴/ ۵-۶)

احباب خود اندازہ کریں موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں آپ پر جو کتاب اُتر رہی ہے اس میں خود موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کیسے ؟ یہ حوالہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ عبارت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد کسی نے استثناء کی کتاب میں درج کی ہے۔

یہ تو عہد نامہ قدیم کا حال ہے۔ باقی جہاں تک عہد نامہ جدید کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی خود عیسائی محققین کو اعتراف ہے کہ مرقس کی آخری دس آیات الحاقی ہیں۔ مزید عہد نامہ جدید میں تحریف و تبدیل کا واضح ثبوت یہ ہے کہ متی ۱۹/۱۶ میں جو یہ آیت آتی ہے :۔

"تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے"

اسے اب بدل کر یوں کر دیا گیا ہے :۔

"تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں پوچھتا ہے ؟"

اسی طرح ۱۲/۴۰ میں "تین دن اور تین رات" کو بدل کر "تین دن اور رات" کر دیا گیا۔

پھر مرقس ۹/ ۱۶-۱۹ آیت میں سے "یہ جنس دعا اور روزہ کے سوا اور کسی طرح سے نہیں نکل سکتی" کی عبارت کو نکال دیا گیا ہے۔

وید، مہاتما بدھ کی تعلیمات، اور ژند اوستا میں شرک کی جو تعلیم آج پائی جاتی ہے وہ تمام الحاقی ہے۔ اس کے مقابل میں قرآن کریم خدا تعالیٰ کی ایسی کتاب ہے جو ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے اس میں ذرہ بھر کمی و بیشی نہیں ہوئی۔ اس بات کا اقرار عیسائی مخالفین کو بھی ہے۔ چنانچہ ولیم میور نے بھی کھلے الفاظ میں اس کا اعتراف کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کے محفوظ رہنے کی خوبی و فضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا
تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ یعنی
بے شک ہم نے ہی اس ذکر
(قرآن شریف) کو نازل کیا
ہے اور ہم ہی اس کے محافظ
ہیں۔ قرآن شریف کی حفاظت
کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے وہ توریت یا کسی
اور کتاب کے لئے نہیں۔
اسلئے ان کتابوں میں انسانی
چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔
قرآن شریف کی حفاظت
کا یہ بڑا زبردست ثبوت
ہے کہ اس کی تاثیرات کا
ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت
ملتا رہتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ساتویں فضیلت اور امتیازی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ قرآن کریم زندہ کتاب ہے اور صرف یہی کتاب آج بھی زندہ خدا کا ثبوت پیش کرتی ہے۔

زندہ کتاب ہونے کے بارہ میں یوں تو ہر مذہب والا دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کی مذہبی کتاب زندہ ہے۔ مگر حقیقت میں زندہ کتاب وہی ہے جس کی تاثیرات زندہ ہوں۔ جس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں سالک راہ کا خدا سے زندہ تعلق قائم ہو جائے۔ اور خدا سے کسی کا زندہ تعلق تبھی ہو سکتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے اس بندے کی دعاؤں کو غیر معمولی طور پر قبول کرے، اس کو آئندہ زمانہ کی خبروں سے اطلاع دے۔ اس کے ساتھ محبت و پیار سے کلام کرے اور اس کے ہاتھ پر غیر معمولی نشانات ظاہر کرے۔ یہ وہ روحانی نعمتیں اور افضال ہیں جو خدا سے تعلق کے نتیجہ میں انسان کو حاصل ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی کتابوں میں اس امر کو بیان فرمایا ہے۔ آج یہ روحانی نعمتیں صرف قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر یہ روحانی نعمتیں کسی کو حاصل نہیں ہوتیں۔ چنانچہ آپؑ نے بار بار عیسائیوں، ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں کو چیلنج کیا کہ وہ ایک شخص کو ہی پیش کر کے دکھائیں جو اپنی مذہبی کتاب پر عمل کرنے کے نتیجہ میں خدا کا محبوب ہو گیا ہے اور خدا کے ساتھ اس کا زندہ تعلق ہے۔ اور اس زندہ تعلق کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اس سے کلام کرتا ہے، اس کو آئندہ زمانوں کی خبروں سے نوازتا ہے، اس کی دعائیں غیر معمولی طور پر قبول کرتا ہو اور اس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے غیر معمولی نشانات ظاہر ہوتے ہوں۔ حضور علیہ السلام کے اس بار بار چیلنج پر کسی مذہب والے کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ ایک شخص بھی پیش کر دکھائیں اس کے مقابل پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم کی کامل اتباع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت سے ہر زمانہ میں اور ہر علاقے میں ایسے بزرگ ہوتے رہے ہیں جن کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہوا۔ جو خدا کے محبوب ہوئے اور خدا تعالیٰ اپنی محبت کے اظہار کے لئے ان کی دعائیں قبول کرتا رہا۔ اور قبولیت دعا سے ان کو قبل از وقت اطلاع دیتا رہا۔ خدا تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا رہا اور خدا تعالیٰ اپنی آئندہ زمانے کی اخبار غیبیہ سے اطلاع دیتا رہا۔ اور آپؑ نے فرمایا۔ اور آج اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی برکات کو ظاہر کرنے کے لئے آپؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ کو مذکورہ تمام روحانی نعمتیں عطا کیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ تمام مذہبی کتابوں کے مقابلہ میں صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو روحانی تاثیرات رکھتی ہے اور صرف قرآن کریم ہی زندہ کتاب ہے۔ کیونکہ اس کی کامل اتباع سے آج بھی روحانی افضال ملتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ۔

یعنی وہ لوگ جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس عقیدہ پر استقامت دکھاتے ہیں ان پر خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ آ کر انہیں بشارت دیتے ہیں کہ تم خوف نہ کھاؤ اور غم نہ کرو اور تمہیں جنت کی بشارت ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا :۔

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ
اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً
کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا
ثَابِتٌ وَّفَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ
تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ
بِاِذۡنِ رَبِّہَا۔

یعنی کیا تو نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال شجرہ طیبہ سے دی ہے۔ اس کی جڑ زمین میں پیوست ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں بلند ہو رہی ہیں اور وہ ہر زمانہ میں خدا کے حکم سے پھل دیتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اتباع سے روحانی برکات کے ملنے کا وعدہ دیا ہے اور انہیں روحانی برکات کے ملنے کی وجہ سے قرآن کریم زندہ کتاب ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قرآن کریم کے مقابل پر بائیبل بھی اپنے متبعین کو کچھ انعام ملنے کی خبر دیتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"تم میں اگر رائی کے دانے کے
برابر ایمان ہو تو تم میرے جیسے
کام کر سکتے ہو بلکہ مجھ سے بڑھ کر
اور کوئی بات تمہارے لئے

ناممکن نہ ہوگی ۔" (منن ۱۲/۲۰)

مگر آج یہ انعام کروڑوں عیسائیوں میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں۔ اس کے مقابل میں قرآن کریم جن روحانی نعماء کے ملنے کا ذکر کرتا ہے وہ آج بھی سچے متبعین کو حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ دنیا کی تمام مذہبی کتابوں میں سے صرف قرآن کریم ہی زندہ کتاب ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآنِ کریم کی اِس خوبی اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں :۔

"اسلام زندہ مذہب ہے اور ہماری کتاب زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول زندہ رسول پھر اس کے برکات اور انوار اور تاثیرات کیونکر مُردہ ہو سکتی ہیں ۔"

(الحکم ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

"قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ مَیں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں ۔"

(الحکم ۱۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء)

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآنِ شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دل پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے مُنہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سُنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور انکے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے ۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳-۲۴)

(۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی آٹھویں فضیلت اور خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کا مقابلہ کوئی کتاب نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم کی یہ خوبی بھی اِس قدر ظاہر و باہر ہے کہ قرآن کریم کی ایک سورۃ التکویر کو احباب دیکھیں آج سے چودہ سو سال پہلے آج کل کے حالات کا کس خوبی سے ساتھ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ قرآن کی پیشگوئیوں پر مشتمل صرف یہی ایک سورۃ نہیں بلکہ قرآن کریم اخبارِ غیبیہ سے بھرا ہوا ہے اور جہاں کہیں کوئی واقعہ بیان ہوا ہے وہ بھی پیشگوئی کے رنگ میں ہے۔ دنیا کی کوئی کتاب پیشگوئیوں کے لحاظ سے قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم کی اِس خوبی کو بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"جہاں تک دیکھا جاوے قرآن شریف کی پیشگوئیاں بڑے اعلیٰ درجہ پر واقع ہوئی ہیں اور کوئی کتاب اِس رنگ میں اِن پیشگوئیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ پیشگوئیاں یہی نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پوری ہو گئی تھیں بلکہ ان کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ بہت سی پیشگوئیاں تھیں جو اب پوری ہو رہی ہیں اور بہت ابھی باقی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی ۔"

(الحکم ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

واذا الارض مدت کی پیشگوئی حال ہی میں اِس طرح پوری ہوئی کہ امریکہ کے تین خلاباز چاند کی سطح پر اُتر گئے۔ یہ پیشگوئی اور اِس طرح کی صدہا پیشگوئیاں جو آج پوری ہو چکی ہیں اِس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کا مقابلہ دُنیا کی کوئی کتاب نہیں کر سکتی۔

(۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی نویں فضیلت اور امتیازی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ لاریب فیہ کی مصداق ہے کسی صداقت پر الزام نہیں لگاتی۔ دنیا کی سب سے بڑی صداقت تو خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ اس کے بارے میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ کس طرح یہ کتاب دنیا کی تمام مقدس کتابوں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کو متصف بصفاتِ حسنہ قرار دیتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے بعد خدا تعالیٰ کے انبیاءؑ انسان کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ خدا کے انبیاء کا جہاں تک تعلق ہے ان میں کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں جس پر طرح طرح کے الزامات عائد نہ کئے گئے ہوں۔ اسکے مقابل میں قرآن کریم ہے جو تمام انبیاء کو پاک قرار دیتا ہے۔ ان پر لگائے گئے تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے کیا خوب فرماتا ہے

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ○ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○

(الانبیآء ۲۶ تا ۲۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کی اِس خوبی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اگر قرآن شریف نہ ہوتا اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ آئے ہوتے تو مسیح کی خدائی اور نبوت تو ایک طرف شاید کوئی دانش مند ان کو عالی خیال اور وسیع الاخلاق انسان ماننے میں بھی تامل کرتا۔ یہ قرآن شریف کا اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا احسانِ عام ہے تمام نبیوں پر۔ اور خصوصاً مسیح پر کہ اس نے ان کی نبوت کا ثبوت خود دیا ۔"

(الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی دسویں فضیلت اور خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ خدا تعالےٰ کا بے مثال کلام ہے۔ قرآن کریم کی اِس خوبی کو بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"قرآن شریف برابر تیرہ برس سے اپنی تمام خوبیاں پیش کر کے ھل من معارض کا نقارہ بجا رہا ہے اور تمام دنیا کو باآوازِ بلند کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی ظاہری صورت اور باطنی خواص میں بے مثل و بے مانند ہے اور کسی جن و انس کو اس کے مقابلہ میں معارضہ کی طاقت نہیں مگر پھر بھی کسی متنفس نے اسکے مقابلہ میں دم نہیں مارا بلکہ اس کی کم سے کم سورۃ مثلاً سورۃ فاتحہ کی ظاہری و باطنی خوبیوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکا تو دیکھو اِس سے زیادہ بدیہی اور کھلا کھلا مُعجزہ اور کیا ہوگا کہ عقلی طور پر بھی اِس پاک کلام کا بشری طاقتوں سے بلند تر ہونا ثابت ہوتا ہے اور زمانہ دراز کا تجربہ بھی اس کے مرتبہ اعجاز پر گواہی دیتا ہے اور کسی کو یہ دونوں طور کی گواہی جو کہ عقل اور تجربہ زمانہ دراز کے رُو سے روبہ پایہ ثبوت پہنچ چکی ہے نامنظور ہو اور اپنے علم اور ہنر پر نازاں ہو یا دنیا میں کسی ایسے بشر کی انشاء پردازی کا قائل ہو کہ جو قرآن شریف کی طرح کوئی کلام بنا سکتا ہے تو جیسا کہ ہم وعدہ کر چکے ہیں کچھ بطور نمونہ حقائق و دقائق سورۃ فاتحہ کے لکھتے ہیں اس کو چاہیئے کہ بمقابلہ اِن ظاہری و باطنی سورۃ فاتحہ کی خوبیوں کے کوئی اپنا کلام پیش کرے ۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۲ حاشیہ ۱۱)

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی وہ عظیم کتاب ہے جس کے فضائل و امتیازات کا شمار نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں سچ فرماتے ہیں ؎

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

ولادت

میرے ماموں رانا محمد بخش صاحب مرحوم ایم اے سابق سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ان کی وفات کے بعد (جو مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ہوئی تھی) ۲۰۔ اپریل بروز سوموار بیٹا عطا کیا ہے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ازراہِ شفقت عزیز کا نام نصیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادمِ دین بنائے نیز مرحوم ماموں جان کے جملہ یتیم بچوں کا خود وارث ہو۔ آمین۔

محمود احمد ننگاہ راجپوت
متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

والدِ محترم خواجہ ظہور الدین بٹ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی یاد میں

(از مکرم خواجہ اطہر ظہور بٹ صاحب لاہور)

میرے والد محترم خواجہ ظہور الدین بٹ صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرخان ضلع راولپنڈی عرصہ قریباً سوا ماہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۲/۵ کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ریڑھ کی ہڈی میں خرابی کے باعث انہیں انتہائی جسمانی نقاہت و بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی تھی یکم مئی کو انہیں میو ہسپتال سے جنرل ہسپتال میں بغرض اپریشن منتقل کیا گیا۔ دو مئی کو اپریشن ہوا اپریشن کے دو گھنٹے بعد دل کی حالت ابتر ہونی شروع ہو گئی اور اسی حالت میں اپنے خدا کے حضور جا پہنچے۔ مرحوم موصی تھے ان کی میت کو ربوہ پہنچایا گیا جہاں ۳/۵ کو بعد نماز فجر مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قریب آٹھ بجے صبح انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم بہت سے اوصاف کے مالک تھے۔ کالج کے زمانے میں احمدیت کی طرف مائل ہوتے اور احمدیہ لٹریچر کا وسیع مطالعہ کرنے کے بعد ۱۹۲۲ء کے لگ بھگ ایک خواب کے ذریعہ بشارت ملنے پر جس کا تفصیلی ذکر کتاب بشارات رحمانیہ میں ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تقسیم ملک سے پیشتر اجنالہ ضلع امرتسر میں وکالت کرتے تھے اور اجنالہ کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ تھے تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بیعت کرنے کے بعد ہماری والدہ محترمہ کو تبلیغ کرتے رہے جس کے نتیجہ میں انہوں نے بھی جلد ہی احمدیت قبول کر لی اور بھی کئی احباب کو احمدیت سے مشرف کیا۔ ہمارا گھرانہ اپنے تمام خاندان میں واحد احمدی گھرانہ ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تفصیلی مطالعہ کیا تھا۔ بدیں وجہ آپ وسیع دینی علم رکھتے تھے اور معترض کو تسلی بخش اور مسکت جواب دیتے تھے انداز گفتگو بڑا مؤثر تھا۔ انگریزی زبان میں دینی امور و مسائل پر مضامین لکھنے کا شوق تھا رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ان کے کئی مضامین چھپتے رہے ہیں تقسیم ملک کے بعد گوجرخان ضلع راولپنڈی میں آباد ہوئے اور وہاں وکالت شروع کی۔ شروع ہی سے وہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے اور وہاں کی جماعت کی از سر نو تنظیم و تشکیل میں نمایاں حصہ لیا اور تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

سلسلہ کی تمام تحریکات میں حسب استطاعت حصہ لیتے تھے، چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ اپنی تمام اولاد کو سلسلہ کے رنگ میں رنگین کر دیں۔ ۱۹۴۴ء میں قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا اجراء ہوا اور راقم الحروف نے اسی سال میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔ اگرچہ امرتسر میں کالج کی تعلیم کا خاطر خواہ بندوبست تھا اور ہماری جائے رہائش اجنالہ سے نزدیک ہونے کے باعث امرتسر میں تعلیم حاصل کرنے میں زیادہ سہولتیں تھیں لیکن محض دینی تربیت کی خاطر اور سلسلہ سے لگاؤ اور محبت کے جذبہ کے تحت مرحوم نے تعلیم الاسلام کالج میں داخل کر دیا جہاں کے روحانی ماحول سے خاکسار قیام پاکستان تک متمتع ہوتا رہا۔

بچپن میں جب ہم سب بہن بھائی ایک ہی گھر میں رہا کرتے تھے تو والد صاحب مرحوم گھر میں با جماعت نماز پڑھایا کرتے تھے اور صبح کی نماز کے بعد درس دیتے تھے خود پنجوقتہ نماز کے علاوہ تہجد گزار بھی تھے جلد سونے کے عادی تھے تاکہ پچھلے پہر تہجد کے لئے اٹھ سکیں۔

کارکنان سلسلہ کی جو مرکز سے جماعتوں میں دورہ پر آتے بہت عزت اور خاطر و مدارات کرتے۔ جب تک صحت نے اجازت دی جلسہ سالانہ میں ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر شمولیت اختیار کرتے رہے اور دیگر افراد خاندان کو ساتھ لے جاتے رہے۔ جلسہ کے ایام عبادت اور دینی مصروفیات میں گزارتے بہت غیور انسان تھے لیکن تکبر سے بالکل مبرا تھے۔ صلح میں پہل کرتے تھے۔

عام زندگی میں دوسروں کے لئے قربانی کا بے حد جذبہ رکھتے تھے خود کو تکلیف میں ڈال دوسروں کے لئے آرام و آسائش پیدا کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ دوسروں کے لئے زندہ رہنا ہی اصل زندگی ہے زندگی میں جن لوگوں سے تکالیف اور صدمات اٹھائے انہیں بخش دیا اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے رہے۔

آپ صاحب رؤیا تھے کئی اہم امور کی اطلاع بذریعہ خواب ہو جایا کرتی تھی اپنی موت کے بارے میں بھی قبل از وقت اطلاع رکھتے تھے۔ بیماری کا حملہ ہونے پر مجھے اور میرے چھوٹے بھائی کو بلا کر ایسی ہدایات و نصائح دیں۔ جن سے پتہ چلتا تھا کہ انہیں اپنے آخری وقت کا یقین ہو چکا ہے۔ آج سے دس گیارہ سال پیشتر ان کی ایک آنکھ میں موتیا اتر آیا۔ اپریشن ناکام رہا اور آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھوڑے ہی عرصہ میں دوسری آنکھ میں بھی موتیا اترنا شروع ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں بہت تشویش ہوئی۔ دعائیں کرتے رہے ایک دن خواب میں دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے ایک جراب کی مرمت کر رہے ہیں کہ اتنے میں ایک بچہ بعمر ۱۱/۱۲ سال جسے خواب میں وہ اپنا پوتا سمجھتے ہیں ہاتھ میں کھیلنے والا ریکٹ پکڑے نمودار ہوا۔ اس وقت ان کے سب سے بڑے پوتے کی عمر ۲/۱ سال تھی اس خواب کی تعبیر انہوں نے یہ کی تھی کہ ایک تو میری وفات اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک میرے بڑے پوتے کی عمر ۱۱/۱۲ سال نہیں ہو جاتی۔ اور دوسرے یہ کہ میری وفات تک میری دوسری آنکھ کی بینائی ٹھیک رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میرے بہنوئی میجر منیر احمد شہید ۱۹۶۵ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ان کی شہادت سے چند یوم قبل والد صاحب مرحوم نے شہید مرحوم کے بارے میں ایک متعدد خواب دیکھے بار بار شہید کی خیر و عافیت کی دعائیں مانگتے لیکن بار بار خواب میں وہی نقشہ نظر آتا۔ بالآخر اسے تقدیر الٰہی سمجھتے ہوئے انہوں نے میری ہمشیرہ کو اس صدمہ کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے خواب کا ذکر کئے بغیر ایک لمبا چوڑا خط بے ثباتی دنیا اور اس کے آرام و مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے بارے میں لکھا۔

بڑے صابر و شاکر قناعت پسند بزرگ تھے میو ہسپتال میں سوا مہینہ کی بیماری کے دوران کبھی صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ تکلیف کا یہ عرصہ راضی برضا ہو کر گذارا۔ کہتے تھے کہ اگر کچھ زندگی اور مل جائے تو خدا تعالیٰ کی مہربانی ہو گی اور اگر نہ ملے تو کوئی غم اور حسرت نہیں اور نہ ہی موت کا خوف ہے

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت کرے اور ان کے درجات کو بلند کرے اور مجھے اور ان کے دیگر لواحقین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وقفِ جدید کے وعدہ جات کی ادائیگی کا انتظام فرما دیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گندم کی فصل کی کٹائی اب مکمل ہو چکی ہے اور وہ زمیندار اصحاب جنہوں نے اس فصل پر وقف جدید کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اب ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے موقعہ پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے وعدوں کو پورا فرما دیں۔

یاد رکھیں۔ یہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وقت ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

تربیتی کلاس اور قائدین مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس کے انعقاد میں اب صرف چند دن باقی ہیں براہ کرام آپ جلد از جلد اپنے نمائندگان کے کوائف سے مرکز کو آگاہ کریں تا اس کے مطابق انتظامات کو آخری شکل دی جا سکے کلاس انشاء اللہ العزیز ۱۵ مئی سے شروع ہو رہی ہے اور ۲۹ مئی تک جاری رہے گی

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کو ایک دو روز سے زکام کی شکایت ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار حمید الدین کاتب ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶/۳/۷۰ تا ۱۵/۴/۷۰

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عنایت دارین سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال)

۸۵ - وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ ۔۔ — ۱۰۰
۸۶ - محمد حنیف صاحب دارالعلوم " ۲۵ — ۱۷
۸۷ - غلام حیدر صاحب ہلی ۵۶/۴R بہاول نگر ۔۔ — ۱۰
۸۸ - ماسٹر محمد علی صاحب چک ۲۶ ج ب ضلع لائلپور ۔۔ — ۱۵
۸۹ - سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نواب شاہ ۔۔ — ۱۰
۹۰ - شیخ عبدالعزیز خان صاحب شیخوپورہ ۔۔ — ۳۰
۹۱ - خان منظر احمد خان صاحب لودھراں ۔۔ — ۳۲
۹۲ - خان منظور احمد خان " ۔۔ — ۵
۹۳ - ملک عزیز احمد صاحب " ۔۔ — ۱۰
۹۴ - نسیم اختر صاحب معرفت کیپٹن محمد اسلم صاحب دارالصدر ربوہ ۔۔ — ۱۰
۹۵ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ مردان ۔۔ — ۱۳
۹۶ - محمد سعید احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۔۔ — ۵
۹۷ - ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی ۔۔ — ۵
۹۸ - مطیع اللہ صاحب لاہور چھاؤنی ۔۔ — ۵
۹۹ - میجر منظور احمد صاحب " ۔۔ — ۲۰

عطیہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۶/۳ تا ۱۵/۴

۱ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۔۔ — ۸
۲ - مسز افتخار احمد صاحب از لندن حال کراچی ۔۔ — ۵
۳ - لجنہ اماء اللہ ساہیوال ۔۔ — ۵
۴ - بھاگ بھری صاحبہ بیوہ ماسٹر محمد خان صاحب کھاریاں ۔۔ — ۱۰
۵ - کیپٹن مرزا ارشد علی صاحب " ۔۔ — ۴
۶ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھلنا ۔۔ — ۱۰
۷ - ڈاکٹر محمد زبیر احمد صاحب لائل پور ۔۔ — ۵
۸ - شیخ دوست محمد صاحب شمس " ۔۔ — ۱۰
۹ - سید تفضل حسین شاہ صاحب " ۔۔ — ۵
۱۰ - محمد شریف صاحب پنڈ عزیز ضلع گجرات ۔۔ — ۵
۱۱ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور ۵۰ — ۱۰
۱۲ - منور احمد صاحب پشاور ۔۔ — ۵
۱۳ - چوہدری عبدالرحمٰن صاحب از اہلیہ مرحوم راولپنڈی ۔۔ — ۵
۱۴ - ڈاکٹر احسان الحق صاحب " ۔۔ — ۱۵
۱۵ - ڈاکٹر غلام مجتبےٰ صاحب " ۔۔ — ۱۰
۱۶ - مرزا ناصر احمد صاحب " ۔۔ — ۵
۱۷ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین ۵۵ — ۵۲
۱۸ - مسٹر ادریس احمد صاحب چٹاگانگ ۔۔ — ۱۰
۱۹ - چوہدری بشیر احمد صاحب بہاولپور ۔۔ — ۱۰
۲۰ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات ۔۔ — ۱۱
۲۱ - " " " سرگودہا ۔۔ — ۴۶
۲۲ - بیگم محمد سعید صاحب جے پوری سول لائن لاہور ۔۔ — ۵
۲۳ - سید بشیر احمد صاحب ہاشمی راولپنڈی ۔۔ — ۵
۲۴ - ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ ۔۔ — ۵۰۰
۲۵ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گوجرہ ۔۔ — ۷
۲۶ - سیکرٹری صاحب مال " مانسہرہ ۔۔ — ۱۱
۲۷ - مرزا نذیر احمد صاحب ۱۴۸/۱ ہیر آباد میرپور خاص ۔۔ — ۲۹
۲۸ - محمد سلیم ناصر صاحب مزنگ لاہور ۔۔ — ۱۵
۲۹ - امۃ السلام صاحبہ اہلیہ اقبال احمد صاحب لائلپور ۔۔ — ۵۰
۳۰ - چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب بذریعہ صاحبزادہ ڈاکٹر
مرزا منور احمد صاحب ۔۔ — ۵۰۰
۳۱ - سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ ۔۔ — ۲۸
۳۲ - محمد مسعود احمد صاحب قریشی کراچی ۔۔ — ۲۵
۳۳ - چوہدری منیر احمد صاحب " ۔۔ — ۵
۳۴ - ذکیہ خاتون صاحبہ " ۔۔ — ۱۶
۳۵ - چوہدری عبدالوہاب صاحب " ۔۔ — ۵
۳۶ - بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور حال لندن ۔۔ — ۱۰۰
۳۷ - ملک محمد اشرف صاحب کراچی ۔۔ — ۵

اطفال کا آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

مورخہ ۴ تا ۸ر اپریل کو مجلس اطفال الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی طرف سے زیر نگرانی۔ مکرم ملک محمد اعظم صاحب ناظم اطفال احمدیہ ربوہ آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ ہوا۔ جس میں کلب سیکشن کی ۸ اور بی ڈی سیکشن کی ۳ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ افتتاح ملک محمد اعظم صاحب ناظم اطفال نے کیا۔ کل ۸ میچ کھیلے گئے فائنل میچ دارالرحمت وسطی اور دارالرحمت وسطی کے اور دارالصدر شرقی کے درمیان تھا۔ فرینڈز ٹیم دارالرحمت وسطی اوّل آئی۔

آخری اجلاس میں مہمان خصوصی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مہتمم اطفال مرکزیہ نے کھیلوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر سا خطاب فرمایا۔

(حبیب الرحمٰن زیروی سیکرٹری ٹورنامنٹ)

اپنا جائزہ آپ لیجئے

۱۔ کیا آپ کی مجلس کے سارے خدام قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ اگر نہیں تو آپ نے ان کو قرآنی انوار سے منور کرنے کا کیا بندوبست کیا ہے

۲۔ کیا آپ کے سو فیصدی خدام کو نماز باترجمہ آتی ہے؟ اگر نہیں تو آپ نے اس بارہ میں کیا پروگرام بنایا ہے۔

۳۔ کیا آپ کے جملہ خدام باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو ان روحانی خزائن سے آپ اپنے ساتھیوں کی جھولیاں کیوں نہیں بھرتے

۵۔ کیا آپ کی مجلس کے خدام وسط اگست ۱۹۷۰ء میں منعقد ہونے والے مرکزی سالانہ امتحانات کی تیاری کر رہے ہیں۔ آپ نے اس بارہ میں کیا ساعی کی ہیں

(مہتمم تعلیم)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات قریب آگئے

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال کے چار سالانہ امتحانات ہوتے ہیں۔ امسال یہ امتحان ۲۹ مئی بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ

۱۔ امتحانات کی تیاری کی رفتار تیز کر دیں

۲۔ سب بچوں کو کسی نہ کسی امتحان میں ضرور شامل کریں

۳۔ پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو آگاہ کریں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ
مکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر
مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سول ہسپتال گوجرانوالہ
مکرم بشیر احمد صاحب خادم کوٹھی البشریٰ ربوہ
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا۔

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ شہادت / اپریل میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم نصیب احمد صاحب ارشد امین پور لائل پور .. — ۲۵ روپے
مکرم محمد عالم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر حال زنبل تہران ایران .. — ۱۰ روپے
مکرم چوہدری نور احمد صاحب سول لائن لاہور .. — ۵۰ روپے
مکرم مجید احمد صاحب بٹ حلقہ کینال پارک لاہور .. — ۱۰ روپے
مکرم عبد الرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی .. — ۵ روپے
مکرم شیخ احمد علی صاحب اسٹیشن ماسٹر گڑھی شاہو لاہور .. — ۱۰ روپے
مکرم کرنل نصیر احمد صاحب جی۔ ایچ کیو راولپنڈی .. — ۲۰ روپے
مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر .. — ۵ روپے
مکرم محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ .. — ۴۶ روپے
مکرم چوہدری نور احمد صاحب چک ۸۰ ج سرگودھا .. — ۵ روپے
مکرم راجہ نذیر علی صاحب چوبرجی لائنز لاہور .. — ۵ روپے
مکرم عبد الرؤف خان صاحب لاہور چھاؤنی .. — ۲۰ روپے
مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ .. — ۳۰ روپے
مکرم محمد حنیف صاحب دار العلوم ربوہ .. — ۱۸ روپے
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ .. — ۲ روپے
مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب .. — ۱۰ روپے
مکرم نسیم احمد صاحب قریشی ماڈل ٹاؤن لاہور .. — ۲۶ روپے
دفتر ک۔م ربوہ .. — ۲۸ روپے
مکرم عبد الرحمٰن عزیز پاکپتن .. — ۱۰ روپے
مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ .. — ۴ روپے
مکرم محمد رفیق صاحب اوکاڑہ ساہیوال .. — ۱۰ روپے
جماعت احمدیہ کراچی ۶۹ — ۱۶۰ روپے
مکرم شیخ عبد الخالق صاحب ربوہ سید جمال یوسف صاحب .. — ۱ روپے
مکرم ڈاکٹر نذیر احمد .. — ۵ روپے
مکرم محمد سلیمان صاحب چک ۳۹۰ تحصیل لودھراں ضلع ملتان .. — ۵ روپے
محترمہ والدہ صاحبہ شیخ عبد الخالق صاحب ربوہ .. — ۲ روپے
" مسز بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ .. — ۱۰ روپے
مکرم میاں مختار احمد صاحب سیکرٹری ہری پور ہزارہ ۵۰ — ۲ روپے
مکرم محمد رشید صاحب ارشد نوشہرہ کینٹ از طرف مرزا عبد الحفیظ صاحب .. — ۱۰ روپے
مکرم محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر .. — ۵ روپے

مکرم عبد الغفار صاحب سیکرٹری سرگودھا شہر ۲۵ — ۲۶ روپے
مکرم شیخ عبد الرشید صاحب شکار پور .. — ۱۰ روپے
مکرم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی .. — ۶ روپے
مکرم بشیر احمد صاحب طاہر پسرور ضلع سیالکوٹ .. — ۳ روپے
مکرم عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال باغبانپورہ لاہور .. — ۱۰ روپے
مکرم عبد الستار صاحب سیکرٹری حلقہ سمن آباد لاہور .. — ۱ روپے
مکرم صوفی عطار محمد صاحب بذریعہ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب .. — ۲ روپے
مکرم مجید احمد صاحب بٹ سیکرٹری کینال پارک .. — ۵ روپے
مکرم کیپٹن محمد اکبر صاحب سیکرٹری ایبٹ آباد .. — ۲۵ روپے
مکرم رانا حمید اللہ صاحب سیکرٹری خوشاب .. — ۱ روپے
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری منڈی بہاؤالدین ۲۵ — ۴۸ روپے
مکرم سید کمال یوسف صاحب ربوہ .. — ۱ روپے
مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب کراچی ۶۹ — ۱۶۵ روپے
مکرم منشی نور حسین صاحب سیکرٹری منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ .. — ۱۰ روپے
مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی حلقہ سنت نگر لاہور .. — ۲۳ روپے
مکرم سیکرٹری مال صاحب شاہدرہ لاہور .. — ۲ روپے
مکرم عبد الرؤف خان صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی .. — ۱۵ روپے
مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کارکن خزانہ .. — ۱ روپے
مکرم شیخ محمد یوسف صاحب مسجد فضل لائل پور ۲۵ — ۶۱ روپے
مکرم لطیف احمد صاحب کارکن دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ .. — ۱ روپے
محترمہ مسز میجر منظور الحسن صاحب لائل پور .. — ۱۰ روپے
مکرم عبد المجید صاحب گول بازار ربوہ .. — ۳۰ روپے
مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دار الصدر غربی ربوہ .. — ۱۵ روپے
مکرم سیف اللہ خان صاحب ایگزیکٹو انجینئر ۲/۱۴ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ .. — ۵۰ روپے
محترمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبد الرحیم صاحب مرحوم معرفت خلیفہ عبد الوہاب صاحب مردوسی فیکٹری لمیٹڈ جی ٹی روڈ گجرات .. — ۶۵ روپے
مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب مکان نمبر ۳۔D/۱۲/۴۷ ۔F وہیٹ وہارف کراچی نمبر ۲ .. — ۲۰ روپے
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب معرفت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کوٹھی بیت الظفر ربوہ .. — ۱۰ روپے
مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب دفتر دفعہ عارضی ربوہ ۲۵ — ۱ روپے
عزیزم وسیم احمد کرشن متعلم جماعت سوم ٹی آئی پرائمری سکول دار الرحمت وسطی ربوہ ۲۵ — روپے
مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں .. — ۱۰ روپے
مکرم عزیزہ نوید نوید ابن کیپٹن نذیر شہید صاحب معرفت صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دار الرحمت وسطی ۱ ربوہ .. — ۱۰ روپے
مکرم عزیزہ محبوبہ نذیر صاحب .. — ۱۰ روپے
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ عبد السمیع صاحب براڈفورڈ انگلینڈ .. — ۳۰ روپے
مکرم عبد الرؤف پرویز صاحب ۱۵۷ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور .. — ۴۰ روپے
مکرم ایم منیر احمد صاحب ۲۲ کیو۔ پی ای۔ سی ایچ ایس کراچی ۲۹ .. — ۵۰ روپے
مکرم عبد المغیث خان صاحب ۲۹ میلارام روڈ لاہور .. — ۵ روپے
مکرم محمد امین صاحب دکان نمبر ڈی ۵۹۸ منشیاں محلہ نیول کسی .. — ۱۰ روپے
مکرم مظفر احمد صاحب منظور متعلم جامعہ احمدیہ .. — ۲ روپے
مکرم سردار نذیر احمد صاحب نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ بذریعہ نور احمد مصطفیٰ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ — ۲ روپے
مکرم ملک خدا بخش صاحب .. — ۲ روپے
مکرم چوہدری بشیر محمد صاحب .. — ۲ روپے
مکرم حکیم منور علی خان صاحب بذریعہ شیخ خادم حسین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ .. — ۱۰ روپے
مکرم حمید احمد خالد صاحب لائبریرین جامعہ احمدیہ .. — ۱ روپے
مکرم خلیل احمد صاحب ۱۷۰۔ سی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور بذریعہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ .. — ۲۱ روپے

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

ایک جھوٹی اور سراسر بے بنیاد خبر کی تردید

اکرا (گھانا) ۲۵ اپریل ۱۹۷۰ء بذریعہ ڈاک

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے روزنامہ "جسارت" ملتان بابت ۱۵ اپریل ۱۹۷۰ء اور روزنامہ "نئی روشنی" کراچی بابت ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی ایک جھوٹی اور سراسر بے بنیاد خبر کی پرزور تردید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ گھانا کے دارالحکومت اکرا سے رقم طراز ہیں:۔

"کراچی سے ایک دوست نے "نئی روشنی" کراچی اور "جسارت" ملتان کے پرچے بھجوائے ہیں جن کے صفحہ اوّل پر جلی حروف میں یہ سرخی دے کر "احمدیہ جماعت نیشنل عوامی پارٹی کو بلامعاوضہ گوریلے فراہم کرے گی" سنسنی پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ ایسی سوقیانہ جسارت اس سیاسی ٹولہ سے کچھ بعید نہیں جو مذہب کا لبادہ اوڑھ کر جھوٹ کو واجب قرار دیتا ہے۔ اور جو گو شبلز کو مات دینے میں امانت دیانت اور ایمان کی دولت کو بکاؤ مال بنا کر دربدر پھرتے ہیں

اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جماعت احمدیہ سیاسی جماعت نہیں اور نہ ہی عوام کے جذبات سے کھیلنے کے لئے اس مشغلہ کو جائز خیال کرتی ہے۔ پاکستان کے ہر شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے حق رائے دہندگی کو قومی اور ملکی مفاد کے پیش نظر عقل اور سمجھ سے استعمال کرے اور ہر احمدی خدا کے فضل سے ایسا ہی کرتا ہے اور کرتا رہا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس وقت اسلام کی سربلندی کے لئے مغربی افریقہ کے دورہ پر ہیں۔ پاکستان میں سیاسی پارٹیوں کی کشمکش اور ہڑتالوں سے بے واسطہ، مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کا حربہ استعمال کرنا جماعت احمدیہ جائز نہیں سمجھتی اور احمدیوں نے کبھی کسی ہڑتال میں بالعموم حصہ نہیں لیا۔ اس لئے کسی ہڑتال کو کامیاب بنانے کے لئے احمدیہ گوریلے تیار کرنے کی ہدایت دینا حضرت امام جماعت احمدیہ پر ناپاک اتہام ہے۔ حضور نے ایسی کوئی ہدایت نہیں دی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

گھانا کے مکرم عبدالمالک صاحب جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن واپس جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

جامعہ احمدیہ کی طرف سے ان کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر الوداعی تقریب کا اہتمام

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ گھانا کے طالب علم مکرم عبدالمالک صاحب جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے وطن واپس جانے کے لئے کل صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم جناب سید داؤد احمد صاحب ممبران سٹاف طلباء اور بہت سے دیگر احباب نے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر انہیں نہایت پرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج گھانا مشن حال قائم مقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی، جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔

مکرم عبدالمالک صاحب کماسی کے رہنے والے ہیں آپ پانچ سال تک ربوہ میں مقیم رہ کر علم دین حاصل کرتے رہے ہیں اور جامعہ سے امسال انہوں نے شہادت الاجانب کا امتحان پاس کیا ہے وہ اپنے وطن واپس جا کر وہاں مبشر اسلام کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں گے۔

۹ ماہ ہجرت (مئی) بروز ہفتہ ۵½ بجے شام جامعہ احمدیہ کی طرف سے ان کے اعزاز میں جامعہ کے ہال میں بہت نفاست و نظافت کے ساتھ وسیع پیمانہ پر ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی جس میں جامعہ کے اساتذہ جامعہ کی مختلف جماعتوں کے نمائندہ طلباء اور بعض مبلغین اسلام کے علاوہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائم مقام وکیل اعلیٰ اور مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم نے بھی شرکت کی اس موقع پر مکرم عبدالمالک صاحب نے اردو میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس عزت افزائی پر محترم پرنسپل صاحب اور اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا نیز انہوں نے ساری زندگی خدمت اسلام میں بسر کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے احباب سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے اپنے اس عہد کو نبھانے اور عمر بھر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آخر میں محترم پرنسپل صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں محترم ماسٹر عطا محمد صاحب نے جو غیر ملکی طلباء کو اردو پڑھانے پر مقرر ہیں اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔

۱۰ مئی کو فارن سٹوڈنٹس یونین ربوہ (غیر ملکی طلباء کی یونین) نے بھی مکرم عبدالمالک صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا جس میں انہیں یونین کی طرف سے بہت پرخلوص طور پر الوداع کہا گیا

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم عبدالمالک صاحب کا سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیریت اپنے وطن واپس پہنچیں اور انہیں بیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق ملے۔ آمین۔

اعلان نکاح

برادرم مکرم ملک محمد اکرم خالد صاحب پائلٹ آفیسر ابن میجر ملک محمد یعقوب صاحب آف راولپنڈی کا نکاح ہمراہ مکرمہ ناہیدہ سلطانہ صاحبہ بنت محترم کرنل ستار بخش صاحب آف راولپنڈی بعوض ساڑھے سات ہزار روپے حق مہر بکم ہجرت ۱۳۴۹ھ مطابق بکم مئی ۱۹۷۰ء کو مکرم سید عجاز احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(میاں) لطیف المنان (ایم۔ ایس سی)
لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

آل ربوہ القمر رنگ ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر غربی الف کے زیر اہتمام آل ربوہ رنگ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۴-۱۵-۱۶ مئی بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔
فیس داخلہ:- ڈبل ۲۵/- سنگل ۱۰/-
فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۳ مئی ہے مقابلوں کے لئے ٹائیاں ۱۳ مئی بعد نماز مغرب مسجد القمر میں ڈالی جائیں گی
(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

آئینہ کمالاتِ اسلام

حصّہ اردو

صرف ۲-۵۰ میں

پلاسٹک کور کے ساتھ ۳-۰۰

ملنے کا پتہ: شعبہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵